بغاوت اپنے امیر سے!

حکیم الامت علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد نقوی

علی مرتضیٰؑ کی محبت کے دم بھرنے والے ،نام علیؑ پر فدا ہونے کے مدعی، دامن علیؑ سے وابستگی کا اقرار کرنے والے، اپنے تشیع پر فخر کرنے والے، کیا اس قدر عدیم الفرصت ہیں کہ تمام عمر میں ان کو چند لمحوں کا موقع نہ ملا جو اپنی طولانی زندگی کی چند سطحی باتوں کا جائزہ لے کر یہ سمجھتے کہ وہ علوی شاہنشاہی کے مطیع ووفادار رعایا ہیں یا بے وفا غدار باغی ہیں۔

ہم ان باغیوں کی سطحی تصویر کشی کر کے نمائشی شیعوں کو دعوت دیتے ہیں تا کہ وہ اپنے نامۂ اعمال کا جائزہ لے کر یہ سمجھیں کہ دعویٰ شیعہ گری میں کون کتنا سچا ہے۔

(۱) وہ مجارٹی (Mayjority) اکثریت جس نے دین الٰہی کو کبھی پھولنے پھلنے نہ دیا، وہ اکثریت جس نے نبیوں، رسولوں کی آوازوں کو ہمیشہ مردم آزادی کی ،حق کو باطل اور باطل کو حق بتاتی رہی۔ وہ اکثریت جس نے حق لوگوں کے گلے گھونٹے وہ اکثریت جس نے کبھی اقلیتوں کے حقوق کی پرواہ نہ کی، جس نے حقوق میں ذرہ برابر جھجک نہ کی، جس نے اپنے اکثریت کے زعم میں ہمیشہ اقلیتوں کو پامال کیا، بے گناہ کی گردنیں کاٹیں، خون کی ندیاں بہائیں جس نے احمقوں، جاہلوں، ناسمجھوں کو اغوا دھوکا دہی سے کبھی صحیح راستے پر نہ آنے دیا، جس نے رسولؐ کی خلافت ووصایت کو ملیامیٹ کر دیا، جس اکثریت نے امام حسینؑ کے بال بچوں کے ساتھ تین روز کا بھوکا پیاسا ذبح کر دیا، جس اکثریت نے بقیہ اماموں کو تنہا کر کے طرح طرح کے مظالم کئے، آج تم اسی اکثریت کے فیصلوں پر قسمتوں کے فیصلہ کرتے اور حق وصداقت کو جماعتوں ،اکثریتوں میں ڈھونڈتے پھرتے ہو۔ کانفرنسوں انجمنوں میں ووٹنگ وکثرت رائے پر فیصلہ کر کے حق وصدق کے گلے گھونٹتے رہتے ہو۔ اپنے پاس کردہ رزولیشنوں کو بعد ختم جلسہ تنہائی میں تھوڑی دیر غور کرو تو معلوم ہو کہ فیصدی کے رزولیشن صحیح ومفید ہوتے ہیں اور کتنے غلط وبے معنی۔ جماعتی اشتعال پذیری اور جماعتی اثر پذیری اور جماعتی غلبہ جذبات کی تاثیروں نے کس طرح نظام ملکی ومعاشرتی تباہ وبرباد کئے۔ کیا تاریخ وسائیکالوجی جھٹلائی جاسکتی ہے۔ اس اندھی تقلید کا جائزہ لو اور بتاؤ کہ چالیس پچاس سال پیشتر جب الیکشن اور ووٹنگ کی لعنت تم میں نہ تھی اس وقت تمہاری زندگی کے کس شعبے میں آج سے زائد کمی تھی اور غیر قوموں سے تم نے کتنا گھاٹا اٹھایا تھا۔

شخصی وانفرادی جدوجہد اور کوششوں کا تم نے جماعتی سہارا ڈھونڈھ کر خاتمہ کر دیا۔ اور افراد کو بے عملی کے مرض میں گرفتار کر کے قحط الرجال کر دیا۔ جماعت تو افراد ہی سے بنتی ہے تمہارے سست وکاہل وبے عمل افراد سے اگر کوئی جماعت ظہور پذیر بھی ہوئی تو وہ بھی حکم افراد ہی میں ہوگی جس کا روزانہ خمیازہ بھگت رہے ہو۔ نشستن وگفتن وبرخواستن کے سوا کیا ہو رہا ہے۔ ہر جماعت کو دیکھو چند کارکنوں کے عزم واستقلال پر چلتی ہے باقی افراد بے عمل نمائشی ہوتے ہیں۔ کیا تجربہ سے جھٹلا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔

اس جماعتی لعنت نے کشمکش حیات تشتت وافتراق، تصادم وتباحم کی بلا میں گرفتار کر دیا ہے اور جماعت بندی ہو کر سب ٹکڑیاں اخلاص ورواداری وباہمی تعاون سے بے نیاز ہو کر صرف باتیں بنانے تک محدود رہ گئی ہے۔ اعتراضات کی بھرمار نے کام کرنے والوں کو بھی متنفر اور بیدل کر دیا ہے۔ کیا یہ واقعات جھٹلائے جاسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ہماری کتاب ''جمہوریت واسلام'' کو دیکھو اور اکثریت کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کر کے علوی تعلیم

وحدت وانفرادیت وشخصیت سے کام لے کر افراد میں قوت عمل پیدا کرو، ورنہ یقین جانو تمہارے افراد بے عملی کا پیکر بن کر قوم شیعہ کو فنا کردیں گے۔ خوداعتمادی سیکھو اور اپنی جدوجہد کو حقیقی ترقی کا ذمہ دار قرار دو۔ دوسروں کا سہارا چھوڑو، تم نے شخصی وانفرادی قوت عمل کو ٹھکرا کر اکثریت وجماعت کے فتوے ڈھونڈھے جس کی بدولت ایک مکار جماعت پیدا کردی جس کا مشغلہ صرف یہ رہ گیا ہے کہ کس طرح اور کن چالوں سے جماعت بندی کر کے اپنی سرداری اور لیڈری قائم کریں اور حضرت امیرالمومنینؑ کی تعلیم کی توہین کر کے سخت گھاٹا اٹھایا۔ وہ جناب فرماتے ہیں، کسی ایسے دروازے کو نہ بند کرو جس کے پھر کھولنے پر قادر نہ ہو۔ تم نے جماعتوں قوموں کو چار چاند لگا کر افراد کو بے اثر اور خاموش کردیا اور افراد کی دماغی اور فکری قابلیتوں کو بے مصرف بنادیا، بہترین دروازہ بند کر کے قابل وخوش فکر افراد سے محروم ہوگئے۔ اور دشمنوں کی تعلیم کو عملاً رواج دے کر علوی تعلیم سے بغاوت کردی۔ وہ دین الٰہی جس کی بنیاد اقلیت پر ہو "قَلِیلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُورُ" جس کا اساس توحید وانفرادیت ہو، جس کا ایک نبی ایک قبیلہ ایک کتاب ہر عہد میں ہو، جس کا ہر عہد میں ایک ہی امام ہو، جس کی دین ودنیا ایک ہاتھ میں ہو، جو غیبت امام میں "الاعلم فالاعلم" کی تقلید کو واجب کر کے مرکزیت اور وحدت قومی قائم کر رہا ہو، اسی دین کے پرستار چھوٹے چھوٹے حلقے قائم کر کے شیعہ عالم گیر دعوت کو تباہ کرنے پر تل گئے۔ انہوں نے علوی تعلیم سے سراسر بغاوت کی جن کی تعلیم تھی "ہر شخص کو اس کی حیثیت پر رکھو" تم نے یا تو شخصیتوں کو نہ سمجھا، یا جان بوجھ کر جاہلوں، گمراہوں کی شخصیتوں کا غیر حدود میں داخل کر کے سر پر چڑھانا اور خدا کے باغی امیرالمومنین کے باغی اور قوم کے باغی بنے۔ آئین الٰہی، نظام اسلامی علوی تعلیم کو مٹایا اور خدا اور رسولؐ وامیرالمومنینؑ کو دشمن بنالیا اس لئے کہ وہ خود فرماتے ہیں "اگر اپنے دوست کے دشمن سے دوستی کرو گے تو اپنے دوست کو دشمن بنالو گے"۔ افضل پر مفضول کو ترجیح حقوق علوی کی پامالی کا باعث ہوئی۔ علیؑ زندگی پر روتے رہے کہ ان پر نالائقوں کو ترجیح دی۔ آج بھی عملاً تم اپنے شہنشاہ کو رلا رہے ہو اور اکثریت کے نام پر نااہلوں، غداروں کو پیشوا رہبر بتاتے رہتے ہو۔ تم کو تعلیمات علوی کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ وہ فرماتے ہیں "غیر مستحق پر احسان کرنا ظلم ہے" تم نااہلوں اور غیر مستحقوں کی ٹولیاں اور جتھے قائم کر کے اپنی نظروں میں مکاروں، نااہلوں کی ہمت افزائی کرتے اور اس خاندان یا اس شخص پر احسان کرتے ہو اور نہیں سمجھتے کہ ظالم بن کر خدائی لعنت مول لیتے ہو۔ (اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ) تم کبھی نہیں جانچتے۔ امیرالمومنین نے لیڈروں، پیشواؤں، رہبروں کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

الف:۔ جو لوگوں کا مقتدا بننا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرتے قومی احمقو تم نے کبھی جانچ کی کہ مقتدایان ملت نے کتنی اپنی اصلاح کی، وہ تم سے زائد گمراہ ہیں جو دنیا کو اپنی طرف دعوت دے کر پیشوائی کے مزے اڑاتے ہیں۔

ب:۔ ہر پیشوا کو کامل عقل، گویا زبان اور ایسے دل کی ضرورت ہے جو امرحق میں کسی سے مرعوب نہ ہو، ان پیشوایان عقل کا سارا زور کمال اس امر پر ہے کہ اپنا حلقہ اکثر بڑھا کر بہت زائد بھیڑ جمع کریں۔ زبان کی گویائی کا انحصار سرمایہ داروں کی خوشامد چاپلوسی پر ہے دل کی قوت ان کی صرف اتنی ہے کہ امرحق کہنے میں دل تھراتے اور ہوا کا رخ دیکھ کر باتیں بناتے ہیں۔

ج:۔ عالم کی لغزش سے مضرتر کوئی لغزش نہیں ہوسکتی اور نہ ظالم حاکم سے زیادہ کوئی اور ظلم اذیت دے سکتا ہے۔

وہ عالم جس کا عمل سیرت علویہ کے خلاف متضاد ہو خود کو نائب امام کہہ کر قوم کو گمراہ کرے اس سے زائد لغزش اور کیا ہوسکتی ہے اور اسی کا سخت ترین وبدترین یہ ضرر ہے کہ آج قوم شیعہ کی ذہنیت مسخ ہوچکی ہے۔ ایسے خودغرض فاسد بے عمل گمراہ لیڈروں، پیشواؤں کی بھرمار محض اس غلط ذہنیت کے سر عائد ہے جس نے اکثریت وجمہوریت ومجارٹی تم کو پرستار بنا کر تعلیمات علویہ کو پس پشت ڈال دیا ہے اور قوم کی فکری اور ذہنی آزادی کا خاتمہ کر کے لیڈرگری میں شدید پڑھے لکھوں کو ڈال کر ڈاکو جماعت پیدا کردی۔ جوہر تنقید وجانچ پڑتال سے بے فکر ہوکر قوم کو احمق بنا رہی ہے۔ خدا اس قوم کو اب بھی سمجھ دے۔